طلباء کے ساتھ مجلس سوال و جواب

بعد ازاں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباءکوسوالات کرنے کی اجازت عطافرمائی۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ ان کے اپنے Master thesis کاعنوان یہ تھا کہ مغربی ممالک کے لادینی جمہوری نظام کے حوالہ سے اسلام کی کیا position ہے۔ مقالہ کی تیاری کے دوران ان کی توجہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کی طرف ہوئی۔ اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےفرمایاتُـؤَدُّوا لۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَھۡلِھَا کی طرف ہوئی ہوگی۔

اس پر طالبِ علم نے کہا کہ بالکل یہی آیت ہے کہ یعنی تم اپنی امانتوں کو ان لوگوں کے سپرد کردو جو اس کے حقدار ہیں۔ اس آیت کے بارہ میں سوال یہ ہے کہ یہاں پر 'تُم' سے کون مراد ہے؟ کیا اس آیت سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ قرآنِ مجید میں جو ووٹ دینے کا حق ہے وہ صرف مسلمانوں کو نہیں ہے بلکہ اہلِ کتاب کو بھی ہے اور کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک اسلامک سٹیٹ ہو تو ووٹ ڈالنے کا حق صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ سب اہلِ کتاب کو ہوگا؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دیکھیں اب یہاں سارے بیٹھے ہیں؟ سارے ممبر آف پارلیمنٹ تو نہیں بن سکتے۔ کوئی تو ہوگا ووٹ دینے والا۔ اس لئے تمہیں چانس دیا گیا ہے کہ تم جب اپنا ایک ممبر چنو تو پھر ایسے آدمی کو چنو جو تمہارے حلقہ میں تمہارے نزدیک سب سے بہتر ہے۔ تمہاری کسی پارٹی سے affiliation نہیں ہونی چاہئے۔ تمہیں انسان کے کیریکٹر کو اور اس کے potential کو دیکھنا چاہئے۔ پھر جب وہ منتخب ہوجاتا ہے تو پھر یہ حکم اُس منتخب ممبر کو چلا جاتا ہے۔ اب تُم کا مخاطب وہ ممبر بن گیا۔ اب آپ نہیں رہے۔ آپ نے اپنے حساب سے ووٹ دے دیا۔ اب پارلیمنٹ نے اس کو کہہ دیا کہ تم اپنی امانت کا وہ حق ادا کرو جو حق اور سچائی ہے نہ کہ party affiliation کی وجہ سے اپنی پارٹی کے ساتھ چل پڑو۔ اگر ruling party بہتر ہے تو وہیں ووٹ دو۔ یہ اصل democracy ہے جو لوگوں کے فائدے کے لئے ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ذاتی مفاد ہیں۔ پارٹیز مفاد ہیں۔ لوگوں کا مفاد نہیں رہے گا۔ یہاں پارلیمنٹ میں آپ کی مختلف پارٹیاں ہیں۔ right wing کی ایک AFD پارٹی ہے۔ موجودہ حالات کی وجہ سے rightist بہت زیادہ پیدا ہوگئے ہیں۔ اِسی طرح دُوسری ایک گرین پارٹی ہے۔ اب اگر پارلیمنٹ میں بحث کے لئے ایجنڈا آتا ہے اس میں اگر کسی بھی پارٹی کی تجویزیں اچھی ہیں اور ملک کے مفاد میں ہیں تو پھر ممبران پالیمنٹ کو ان تجاویز کے حق میں جو ملکی مفاد میں ہیں اپنی امانت کا حق ادا کرنا چاہئے نہ کہ کسی مخالف تجویز کے حق میں ہونا چاہئے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تُم سے مراد پہلے وہ ہیں جو قرآن شریف کو مانتے ہیں۔ پھر اسے اگر generalize کرلیں تو تُم سے مراد ہر وہ شخص ہے جس کو یہ concept مل رہا ہے۔ اگر تم نے صحیح جمہوریت چلانی ہے تو قطع نظر اس کے کہ تم عیسائی، ہو یہودی ہو، مسلمان ہو یا ہندو ہو تم اپنی امانتوں کا حق صحیح ادا کرو۔ ایک اصول قرآنِ کریم سب کو دے رہا ہے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز: جیسا کہ میں نے بتادیا ہے کہ اپنی امانتوں کا صحیح حق استعمال کرنے کے لئے پہلے مخاطب مسلمان ہیں۔ پھر ہر وہ شخص جو اہلِ کتاب میں سے ہے یا نہیں ہے۔ خدا کو مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ اگر صحیح democracy چلانی ہے تو پھر لوگوں کے مفاد کو دیکھو۔ اپنے مفاد کو اور اپنی پارٹی مفاد کو نہ دیکھو۔ یہی مطلب قرآنِ کریم کی اس آیت کا ہے۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر مسلمان سٹیٹ ہے تو ظاہر ہے اُس میں جو پُرانی حکومتیں تھیں مسلمانوں کی سپین میں بھی جو حکومت تھی اس وقت کے بادشاہوں نے اپنے advisor عیسائیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے یہودیوں میں سے بھی رکھے ہوئے تھے۔ منسٹر بھی بنائے ہوئے تھے۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے بڑا عرصہ حکومت کی ہے۔ اُن کے کئی advisor کئی منسٹر ہندو بھی تھے۔ مسلمان حکومت کا مطلب یہ تو نہیں کہ صرف مسلمانوں سے ہی حکومت کروانی ہے۔ دُوسروں کو بھی اپنے اندر شامل کرنا ہے۔ یہی تو انصاف ہے اور اس کی قرآنِ کریم تعلیم دیتا ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا حضورِ ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی میں موجود lawyer association کو کوئی نصیحت کرنا پسند فرمائیں گے؟

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: lawyer association کو lawyer association بنائیں۔ liars association نہ بنائیں۔ بس یہ ہدایت ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے عرض کیا کہ اگر میں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پسندیدہ خادم بننا چاہوں تو کیسے بن سکتا ہوں؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کے پسندیدہ بن جاؤ بس ٹھیک ہوجائے گا۔ پانچ نمازیں پڑھا کرو۔ جماعت کی خدمت کرو۔ اپنے قول اور عمل کو ٹھیک کرو۔ بس پسندیدہ خادم بن جاتے ہو۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب یونیورسٹی میں تعلیم حاصل فرما رہے تھے تو آپ فارغ وقت میں کن کاموں کو فوقیت دیتے تھے؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پینتالیس سال پُرانی باتیں مجھے بھول گئی ہیں۔ کھیلتے بھی تھے۔ لڑکوں میں بیٹھ کے گفتگو بھی ہوتی تھی۔ میں کچھ عرصہ اپنی یونیورسٹی کا زعیم بھی رہا ہوں۔ یہاں تو یونیورسٹیز میں زعامت کا تصوّر نہیں ہیں وہاں تو تھا۔ خدام الاحمدیہ کے کام بھی ہوتے تھے۔ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کا vice president بھی رہا ہوں۔ اُس کے بھی کام چلتے رہتے تھے۔ ساری چیزیں ساتھ چلتی تھیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا زکوٰۃ کے نصاب کو change کرنے کی اجازت ہے۔ ماضی میں ایسا ہوا ہے کہ کچھ خلفاء نے زکوٰۃ کو بیس فیصد تک بڑھادیا تھا جب معشیت میں ترقی ہوئی؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ یہاں کے اگر اتنے زیادہ اچھے حالات ہوجاتے ہیں لوگ زیادہ پیسے دے سکتے ہیں تو دینے چاہئیں لیکن زکوٰۃ کا جماعت احمدیہ میں جو نظام ہے وہ یہی ہے کہ زکوٰۃ کی پرسنٹیج جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے مقرر کی گئی ہے یعنی چالیسویں حصّہ کی اُسی کو قائم رکھا ہے اور اِسی وجہ سے بعض دُوسری ضروریات کے لئے چندوں کی تحریکیں ہوگئیں۔ اِسی نظام کو جاری کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کا نظام جاری کیا تا کہ ضروریات پُوری ہوجائیں اور اُسی سے ضروریات پُوری ہوسکتی ہیں۔ زکوٰۃ کو جتنا بھی بڑھاتے جائیں کہاں تک جائیں گے؟ اوّل تو جو پرسنٹیج رکھی گئی ہے جو ہمیں احادیث سے ملتی ہے اور اِس میں بھی مزید غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاں آپ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آجکل کے زمانہ میں مثلاً agriculture میں زکوٰۃ ہے جو بارانی علاقوں کی پیداوار کا دسواں حصّہ ہے اور جو irrigated area ہے اُس کا بیسواں حصّہ ہے۔ اب آجکل کی ماڈرن technology کی وجہ سے agriculture میں بڑا فرق پڑا ہے۔ جو بارانی علاقے ہیں rain fed areas ہیں اُن کی جو اِنکم ہے یا جو yield potential ہے، yield جو آپ لیتے ہیں وہ اُس سے کم ہے جو irrigated area میں ہے۔ اِس لئے آپ کی انکم وہاں زیادہ ہے۔ آپ زکوٰۃ بھی کم دیں اور انکم بھی زیادہ لے لیں تو یہ انصاف نہیں ہے۔ اس میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

پھر آپ لوگوں نے اصول رکھا ہوا ہے سونے اور چاندی کا۔ باون تولہ چاندی کے برابر سونے کو رکھا ہے۔ میں نے بعض حدیثیں نکلوائی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا کہ اصل میں سونے کی شرح اپنی ہے۔ چاندی کی شرح اپنی ہے۔ اس لئے فی الحال جماعت نے اس پر عمل شروع کردیا ہے اور اس پر غور بھی ہو رہا ہے۔ باقی جہاں تک اِنکم کے اُوپر ہے وہ تو اڑھائی فیصد ہی ہونی چاہئے۔ لیکن اس پر مزید غور کیا جا سکتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اگر اِس میں کوئی شرح سے اُوپر نیچے ہونا ہوتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں ہوسکتا تھا۔ وہ اِس زمانہ کے حَکم عدل ہیں اُنہوں نے نہیں کیا اور آپؑ کی اللہ تعالیٰ نے جس نظام کو جاری کرنے کے لئے راہنمائی فرمائی وہ وصیت کا نظام ہے جس سے دنیا کا اقتصادی نظام بہتر ہوسکتا ہے اور رسالہ الوصیت کے آخر میں آپؑ نے اس نظام کے بارہ میں لکھا کہ اِس سے غریبوں کی مدد بھی ہوگی یہ بھی ہوگا یہ بھی ہوگا اور یہ بھی ہوگا۔

حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب احمدی حکومت ہوجائے گی تو زکوٰۃ تو وہی ہے جو مقرر شرح ہے وہ ضروریات پُوری کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی جو لوگ زیادہ امیر تھے اُن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تم زکوٰۃ زیادہ دو۔ آپ نے اُن کو فرمایا کہ جنگ ہے حالات ایسے ہیں مزید لے کے آؤ جو تمہاری زکوٰۃ سے بڑھ کر رقم ہو۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کیوں نہیں بڑھائی۔ ابھی تک تو ثابت نہیں ہوا۔ مزید اگر ریسرچ کر رہے ہیں تو کریں۔ بہر حال اِس بارہ میں کہ زراعت کی جہاں تک جو شرح ہے اور سونے چاندے کی شرح ہے اِس میں غور ہوسکتا ہے۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ جب انسان توبہ کرتا ہے تو اُس کو کیسے پتا چلتا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہوئی ہے؟

اس پر حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دِل کو تسلّی دے دی ہے آپ کی جو توبہ ہے اُس کی چلّاہٹ اور رونا اور چلّانا اِتنا تھا کہ آپ کو اُس کے بعد سکون مِل گیا تو سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کرلی اور پھر اُس توبہ کے بعد آپ نے وہ کام دوبارہ نہیں کیا تو اِس کا مطلب ہے کہ وہ حقیقی توبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو قبول ہے۔ اگر توبہ کی اللہ تعالیٰ نے قبول بھی کرلی پھر آپ وہ عمل کر رہے ہیں پھر توبہ کرتے ہیں پھر عمل کرتے ہیں تو پھر تو اللہ تعالیٰ کو آزمانے والی باتیں ہی ہیں۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا حال میں فیس بک اور گوگل نے اپنی خواتین کارکنان کے لئے ایک پالیسی interoduce کروائی ہے egg freezing کے نام سے جس کا مقصد عورتوں کو بچے پیدا کرنے کی بجائے کیریئر پر توجہ دینے کی تحریک ہے۔ کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟

اِس سوال کے جواب میں حضورِانور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک اِس کی اجازت ہے کہ بعض دفعہ بعض نقائص ہوتے ہیں pregnancy نہیں ہوسکتی یا کوئی وجہ اور ہوجاتی ہے تو اِس میڈیکل ایڈ کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ خاوند بیوی دونوں کے ملاپ سے وہ بچہ بن رہا ہو۔ یا بعض دفعہ یہ دیکھتے ہیں کہ عورت بڑی ہو رہی ہے تو اِس میں شائد آئندہ پوٹینشل نہ ہوا تنا یا اُس کی کمزوری ہوتی ہو تو اِس وجہ سے رکھ لیں تو ٹھیک ہے۔ لیکن اِس لئے کہ آپ نے اپنے کام کرنے ہیں اور پیسے کمانے ہیں یا دنیاوی فائدہ اٹھانا ہے اور بچے پیدا نہیں کرنے اور بڑی عمر میں جا کے جب عورت ویسے بھی کمزور ہوجاتی ہے اُس کی بچے کی پرسنٹیج کم ہوجاتی ہے

بچے کی conceive کرنے کی probability کم ہوجاتی ہے اِس لئے ایسا کرنا، یہ قتلِ اولاد ہے۔ اِس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔

☆ ایک طالبِ علم نے سوال کیا کہ کیا ہوسکتا ہے کہ آپ کی امریکہ اور برسلز وغیرہ کے پارلیمنٹ میں خطاب کرنے پر بڑی طاقتوں نے جب یہ دیکھا کہ ایک خدا کا خلیفہ ہمارے ایوانوں تک پہنچ گیا ہے تو اُن لوگوں نے ہی یہ غلط خلافت کھڑی کردی ہوتا کہ خلافت کے نام سے ڈر پیدا ہوجائے کیونکہ آپ کے امریکہ اور برسلز وغیرہ میں خطابات سے پہلے ISIS کا وجود نہیں تھا؟

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ اگر آپ میرے خطبے اور تقریریں غور سے سنیں تو میں کئی جگہ اس بات کو کہہ چکا ہوں کہ یہ جو بھی کررہے ہیں اس کے پیچھے بہرحال کوئی ایسی طاقتیں ہیں جو اسلام کے خلاف ہیں اور اُنہوں نے کھڑا کیا ہے۔

باقی پارلیمنٹ میں جہاں تک سوال ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ساری پارلیمنٹ حق میں ہوجاتی ہے۔ بعض دفعہ بعض حکومتوں میں بھی parliamentarians کو بھی اپنی حکومت کی بعض پالیسیوں کا پتا نہیں ہوتا۔ یہ پالیسیز ایک ایسے لیول پہ ہورہی ہوتی ہیں جہاں انہوں نے فساد پھیلانا ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے مجھے بلانے والے وہی لوگ ہوں جو ذرا نسبتاً شریف ہیں۔ جن کے پیچھے دُوسری طاقتیں کام کررہی ہیں وہ اِس کے خلاف ہوں۔ ممکنات میں سے تو یہ ہے۔ لیکن یہ بہرحال پکّی بات ہے کہ اسلام سے اِس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اِس کو بنانے میں ایسی طاقتوں کا ہاتھ ہے جو اسلام کے مخالف ہیں۔